بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یومِ جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲ تبوک ۱۳۴۵ ہش ۱۵ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ۲ ستمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۰۴

اخبارِ احمدیہ

۰ راولپنڈی یکم ستمبر۔ بذریعہ فون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کل شام ۹½ بجے بخیریت راولپنڈی پہنچ گئے ہیں۔ سفر کی وجہ سے تھکان کا کچھ اثر ہے۔ ویسے طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

---

۰ ربوہ یکم ستمبر۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت گزشتہ رات اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ آج صبح بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے

۰ مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی تاریخوں کا اعلان ہو چکا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہر سال ہمارا یہ اجتماع پہلے سال سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ اجتماع میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اور بڑھائے مرکز کا فرض ہے کہ اجتماع کے تمام انتظامات اور مہمانوں کی رہائش و خوراک کا انتظام تسلی بخش طریق پر کرے۔ لیکن اس میں آپ کے تعاون کی بھی ضرورت ہے۔ ہر رکن کے لئے لازم ہے کہ چندہ اجتماع جو صرف ایک روپیہ فی رکن مقرر ہے وہ اجتماع سے قبل ادا کر دے تا کہ مرکز سہولت سے سب انتظام بروقت کر سکے۔ جزاکم اللہ خیراً

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

---

۰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

(۱) جامعہ احمدیہ موسمی تعطیلات کے بعد بجائے ۱۰ ستمبر کے ۱۷ ستمبر کو بروز ہفتہ کھلے گا۔ اساتذہ کرام اور طلبا مطلع رہیں۔

(۲) موسمی تعطیلات کے بعد ۱۰ ستمبر کو نئے داخل ہونے والے طلباء کا انٹرویو اور داخلہ ہونا تھا۔ مگر اب بجائے ۱۰ ستمبر کے ۱۷، ۱۸ ستمبر کو انٹرویو اور داخلہ ہوگا۔ نئے داخل ہونے والے طلباء مطلع رہیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ضروری اعلان

نصرت گرلز جونیئر ماڈل سکول ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد ۶ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز منگل کھلے گا۔ طالبات و معلمات مطلع رہیں۔ (ہیڈ مسٹرس)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سفر بھی دین کی نیت سے ہی کرنا چاہیئے کسی اَور غرض کے ماتحت نہیں

انسان تب ہی درست ہوتا ہے کہ ہر ایک بات میں کچھ نہ کچھ اس کا رجوع دین کی طرف ہو

۳۱ دسمبر ۱۹۰۲ء۔ عصر کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے تو احباب میں سے ایک نے خواجہ کمال الدین صاحب کی وساطت سے سوال کیا کہ دربار دہلی میں شامل ہونے کا بہت شوق ہے۔ اگر اجازت ہو تو ہو آؤں۔ میں تو دل کو بہت روکتا ہوں مگر پھر بھی خیال غالب رہتا ہے کہ ہو آؤں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

"ہو آویں کیا حرج ہے ایک کتاب میں لکھا ہے کہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کو ایک دفعہ خیال آیا کہ سفر کو جانا چاہیئے۔ پھر سوچا کہ کس واسطے جاؤں تو سمجھ میں نہ آیا کہ کس ارادے اور نیت سے جانا چاہیئے اس لئے پھر ارادہ ترک کیا۔ حتیٰ کہ سفر کا خیال غالب آیا اور آپ جب اسے مغلوب نہ کر سکے تو اس کو ایک تحریکِ الٰہی خیال کر کے نکل پڑے اور ایک طرف کو چلے۔ آگے جا کر دیکھا کہ ایک درخت کے تلے ایک شخص بے دست و پا پڑا ہے۔ اس نے ان کو دیکھتے ہی کہا کہ اے جنید میں کتنی دیر سے تیرا منتظر ہوں تو دیر لگا کر کیوں آیا؟ آپ نے کہا کہ اصل میں تیری ہی کشش تھی جو مجھے بار بار مجبور کرتی تھی۔ تو اسی طرح ہر ایک امر میں ایک کشش قضا و قدر میں مقدّر ہوتی ہے وہ پوری نہ ہو تو آرام نہیں آتا۔ آپ سفر کریں تو دین کی نیت سے کریں۔ دنیا کی نیت سے جو سفر ہوتا ہے وہ گناہ ہوتا ہے اور انسان تب ہی درست ہوتا ہے کہ ہر ایک بات میں کچھ نہ کچھ اس کا رجوع دین کا ہو۔ ہر ایک مجلس میں اس نیت سے جاوے کہ کچھ پہلو دین کا حاصل ہو

حدیث شریف میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے مکان بنوایا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ وہاں تشریف لے چلیں تو آپ کے قدموں سے برکت ہو۔ جب وہاں حضرت گئے تو آپ نے ایک دریچہ دیکھا پوچھا کہ یہ کیوں رکھا ہے اس نے عرض کی کہ ہوا ٹھنڈی آتی رہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو یہ نیت کر لیتا کہ اذان کی آواز سنائی دے تو ہوا بھی ٹھنڈی آتی رہتی۔ اور ثواب بھی ملتا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۰۶، ۳۰۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۶۶ء

جماعتی نظام

(۲)

یہ درست ہے کہ اسلام اجازت دیتا ہے کہ بعض خاص کاموں کے لئے جماعتیں بنائی جائیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر واولئك هم المفلحون (سورۃ آل عمران)

اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلاتے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے۔ اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

اگرچہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے مگر ایسی جماعت اسلامی حکومت یا خلیفۂ وقت بھی مقرر کر سکتا ہے۔ اور ضمنی حیثیت رکھتی ہے۔ جو قومی اصلاح کا کام کرتی ہے۔ لیکن وہ جماعت جو تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑی ہوتی ہے جو بحیثیت کلی کار اصلاح اور دنیا میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔ وہ تمام امت پر حاوی ہوتی ہے اور ایسی جماعت کو اللہ تعالیٰ خود کھڑا کرتا ہے۔ اور اپنی سنت کے مطابق اس کام کے لئے وہ کوئی اپنا بندہ مقرر کرتا ہے۔ جس کو وہ خود مدد دیتا ہے۔ اور جس کو وہ دنیا پر کامیاب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

كنتم خير امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله

تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے (فائدہ کے لئے) پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

آج بے شک دنیا میں مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک مسلمان ہی مسلمان پھیلے ہوئے ہیں۔ مگر آج وہ ایک جماعت نہیں ہیں بلکہ انتشار کا شکار ہیں۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک عبارت ملاحظہ ہو۔

"اب میں ان لوگوں کو مخاطب کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے احمدیت کا ایک حد تک مطالعہ کیا ہے اور جو جانتے ہیں کہ احمدی خدا تعالیٰ کی توحید پر یقین رکھتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ قرآن کریم کو بھی مانتے ہیں۔ حدیث کو بھی مانتے ہیں۔ نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ روزے بھی رکھتے ہیں۔ حج بھی کرتے ہیں۔ زکوٰۃ بھی دیتے ہیں۔ حشر و نشر اور جزا پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن وہ حیران ہیں کہ جب احمدی دوسرے مسلمانوں کی طرح مسلمان ہیں۔ تو پھر اس نئے فرقہ کو قائم کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ ان کے نزدیک احمدیوں کا عقیدہ اور احمدیوں کا عمل قابل اعتراض نہیں۔ لیکن ان کے نزدیک ایک نئی جماعت بنانا قابل اعتراض امر ہے۔ کیونکہ جب فرق کوئی نہیں تو افتراق کرنے کی وجہ کیا ہوئی۔ اور جب اختلاف نہیں تو دوسری مسجد بنانے کا مقصد کیا ہوا۔

اس سوال کا جواب دو طرح دیا جا سکتا ہے۔ عقلی طور پر اور روحانی طور پر۔ عقلی طور پر اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جماعت صرف تعداد کا نام نہیں۔ ہزار۔ لاکھ یا کروڑ افراد کو جماعت نہیں کہتے بلکہ جماعت ان افراد کے مجموعہ کو کہتے ہیں جو متحدہ پروگرام کے مطابق کام کر رہے ہوں ایسے افراد اگر پانچ سات بھی ہوں تو جماعت ہے۔ اور جن میں یہ بات نہ ہو وہ کروڑوں بھی جماعت نہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ میں نبوت کا دعوےٰ کیا۔ تو پہلے دن آپ پر صرف چار آدمی ایمان لائے تھے۔ آپ پانچویں تھے۔ باوجود پانچ ہونے کے آپ ایک جماعت تھے مکہ مکرمہ کی آٹھ دس ہزار کی آبادی جماعت نہیں تھی نہ عرب کی آبادی جماعت تھی۔ کیونکہ نہ انہوں نے متحد ہو کر کام کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور نہ ان کا کوئی متحدہ پروگرام تھا۔ پس اس قسم کا سوال کرنے سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ کیا اس وقت مسلمان کوئی جماعت ہیں؟ کیا دنیا کے مسلمان تمام معاملات میں آپس میں مل کر کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ یا ان کا کوئی متحدہ پروگرام ہے۔ ......

پس جماعت کا جو مفہوم ہے اس وقت اس کے مطابق مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں۔ حکومتیں ہیں جن سب سے بڑی پاکستان کی حکومت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب قائم ہوئی ہے۔ لیکن اسلام پاکستان کا نام نہیں نہ اسلام مصر کا نام ہے۔ نہ اسلام شام کا نام ہے۔ نہ اسلام ایران کا نام ہے نہ اسلام افغانستان کا نام ہے نہ اسلام سعودی عرب کا نام ہے۔ اسلام تو اس رشتۂ وحدت کا نام ہے جس نے سارے مسلمانوں کو یکجا کر دیا تھا۔ اور ایسا کوئی نظام اس وقت دنیا میں موجود نہیں ...... گو خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کی سیاسی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ اور بعض نئی اسلامی حکومتیں قائم ہو رہی ہیں لیکن باوجود اس کے دنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک اسلامی جماعت نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ مختلف ریاستوں میں بٹے ہوئے ہیں اور الگ الگ حکومتوں میں تقسیم ہیں۔ ان سب کی آواز کو ایک جگہ جمع کرنے والی کوئی طاقت نہیں۔ مگر اسلام تو عالمگیر ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اسلام عرب کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ اسلام شام کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ اسلام ایران کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ اسلام افغانستان کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ جب دنیا کے ہر ملک کے مسلمان اسلام کے نام کے نیچے جمع ہو جاتے ہیں۔ تو اسلامی جماعت وہی ہو سکتی ہے جو ان سارے گروہوں کو اکٹھا کرنے والی ہو۔ اور جب تک ایسی جماعت دنیا میں قائم نہ ہو ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اس وقت مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں گو حکومت ہے اور ریاست ہے ...... میں ان دوستوں سے جن کے دلوں میں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ باوجود ایک نماز، ایک قبلہ، ایک قرآن اور ایک رسول ہونے کے پھر احمدی جماعت نے الگ جماعت کیوں بنائی کہتا ہوں کہ وہ اس نکتہ پر غور کریں اور سوچیں کہ اسلام کو پھر ایک جماعت بنانے کا وقت آ چکا ہے۔ اس کام کے لئے کب تک انتظار کیا جائے گا۔ ..... اس سوال کا روحانی جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ جب کبھی دنیا میں خرابی پھیل جاتی ہے۔ روحانیت اس سے مفقود ہو جاتی ہے۔ لوگ دنیا کو دین پر مقدم کرنے لگ جاتے ہیں۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے آسمان سے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے تاکہ اس کے کھوئے ہوئے بندوں کو پھر اس کی طرف واپس لائے اور اس کے بھیجے ہوئے دین کو پھر دنیا میں قائم کرے بعض دفعہ یہ مامورین شریعت ساتھ لاتے ہیں اور بعض دفعہ کسی پہلی شریعت کے قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی اس سنت پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے اور بار بار بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کے اس رحم اور کرم کی شناخت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ ... پس اے عزیزو! سلسلہ احمدیہ کا قیام اسی سنت قدیمہ کے ماتحت ہوا۔ اور انہی پیشگوئیوں کے مطابق ہوا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے انبیاء نے اس زمانہ کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔"

(احمدیت کا پیغام صفحہ ۱۹ تا صفحہ ۳۵)

جماعت بنانے کے لئے عقلی دلائل تو محض ان لوگوں کی تسلی کے لئے ہیں جو دین کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ اور ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج جتنی جماعتیں سوائے جماعت احمدیہ کے دین کی مدد کے لئے کھڑی ہو رہی ہوں ان کے دین کی اس حقیقت کو فراموش کر چکے ہیں کہ کار اصلاح یعنی تجدید احیائے دین کے لئے خود اللہ تعالیٰ ایسے انسانوں کو کھڑا کرتا ہے۔ جن کو وہ خود مدد دیتا ہے۔ اور جو انا لہ لحافظون اور حدیث مجدد دین کے زمرہ میں آتے ہیں۔ آج صرف جماعت احمدیہ ہے۔ جس کا یہ ادعا ہے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اس لئے اگر کوئی جماعت اسلام کا ضمنی کام بھی کرنا چاہتی ہے تو جب تک وہ امام وقت کے حکم سے کھڑی نہ ہو صحیح معنوں میں کوئی ضمنی کام بھی باحسن طریق سرانجام نہیں دے سکتی۔

حضرت مصلح موعودؓ حسن و احسان میں حضرت مسیح موعودؑ کے نظیر تھے

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا مقصد اس حسن و احسان کی چمکار کو قائم رکھنا ہے

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضورؓ کے حسن و احسان کو قیامت تک زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے

نوٹ :۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۶؍ اگست ۶۶ء بروز منگل بعد نماز عصر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی عمارت کی بنیاد رکھتے ہوئے جو خطاب فرمایا وہ درج ذیل ہے :۔ خاکسار محمد صادق انچارج صیغہ زود نویسی

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

دو دن سے شدید انفلوئنزا کی تکلیف کی وجہ سے میرا گلا قریباً بیٹھا ہوا ہے لیکن جیسا بھی ہے مجھے اسے استعمال کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے متعلق الہاماً بتایا تھا کہ

"وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ ایک بنیادی صفت ہے جس کے بیسیوں صحیح معنی اور صحیح تفسیر ہم کر سکتے ہیں۔ اِس وقت صرف ایک نکتہ کی طرف مَیں اپنے بھائیوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ اِس الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بتایا گیا کہ وہ جماعت جو آسمان سے وحی کے ذریعہ تیرے گرد اکٹھی کی جائے گی۔ جس قدر محبت اور والہانہ عقیدت اسے تیرے ساتھ ہوگی اسی قسم کی والہانہ عقیدت اور محبت مصلح موعود کے ساتھ ہوگی کیونکہ محبت کا تعلق حسن و احسان کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔

حسن ظاہری بھی ہوتا ہے اور باطنی بھی۔ ظاہری حسن سے بھی حضور مالا مال تھے۔ لیکن ظاہری حسن ایک عارضی چیز ہے جو اس دنیا میں ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں باطنی حسن دائمی زندگی رکھنے والا ہوتا ہے اور احسان بھی ایک دائمی بقاء اپنے اندر رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو کچھ بتایا گیا اس کی عملی تفسیر ہمیں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی باون سالہ تاریخِ خلافت

میں نظر آتی ہے۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ جب تک اللہ تعالیٰ اس جماعت کو زندہ رکھے گا اور اس کی روحانیت قائم رہے گی محبت کی وہ کیفیت بھی جماعت کے دل میں موجود اور موجزن رہے گی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو جو باطنی حسن اللہ تعالیٰ نے عطا کیا اس کا اظہار ایک تو ان ظاہری اور باطنی علوم سے ہوتا ہے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً سکھائے اور جنہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ پھر دنیوی مسائل اور الجھنوں کو سلجھانے کے لئے بھی آپ نے بہت کچھ کہا اور لکھا اور ایسے رنگ میں کہا اور لکھا کہ مخالف بھی اس کے حسن کا گرویدہ ہو کر اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہوا۔

اور

باطنی علوم تو اس کثرت سے ہیں

کہ ان کا شمار ہی نہیں ہو سکتا۔ مثلاً قرآنِ کریم کی تفسیر ہی کو لیں جس پر کم و بیش آٹھ اور دس ہزار صفحات آپ نے لکھے جس کا بڑا حصہ تفسیر کبیر کی شکل میں ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اور جس کا چھوٹا سا حصہ

Introduction to The Holy Quran

میں ہے جو قرآنِ کریم کے انگریزی ترجمہ کے شروع میں ہے۔ اور جو دیباچہ تفسیر القرآن کے نام سے اردو میں ہے یہ اتنی زبردست تالیف ہے کہ ایک دفعہ

ایک بڑا امریکن افسر

جو حکومت کے کسی کام کے لئے یہاں آرہا تھا۔ اس نے اپنی ایمبیسی کو یہاں (پاکستان میں) کہلا بھیجا کہ میرے پروگرام میں ربوہ جانے کا پروگرام بھی ضرور بنایا جائے۔ یہاں کی ایمبیسی نے خیال کیا کہ اتنا بڑا آفیسر ہے۔ چھوٹے سے قصبہ میں جائے گا تو اسے تکلیف ہوگی۔ غالباً اس کو امریکہ میں ربوہ کے متعلق صحیح معلومات نہیں پہنچائی گئیں اس لئے اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہے۔ اس خیال سے انہوں نے اسکے پروگرام میں ربوہ آنے کا پروگرام شامل نہ کیا۔

جس وقت وہ پاکستان پہنچا اور اپنا پروگرام دیکھا تو اس نے کہا کہ مَیں نے ربوہ کا پروگرام بنانے کے لئے کہا تھا وہ آپ نے اس پروگرام میں شامل نہیں کیا۔

انہوں نے کہا آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ وہ چھوٹی سی جگہ ہے۔ آپ کا وہاں جانا مناسب نہیں تکلیف کا باعث بھی ہوگا اس نے کہا: نہیں مَیں نے جو حکومت کی طرف سے یہ کام کرنا قبول کیا ہے کہ پاکستان جاؤں گا تو صرف اس لئے کیا ہے کہ مَیں ربوہ جانا چاہتا تھا اور حضرت صاحب سے ملنا چاہتا تھا۔ اگر میرے دل میں یہ خواہش نہ ہوتی تو مَیں اس کام کو قبول ہی نہ کرتا اور یہاں نہ آتا۔ غرض اس نے اپنے پروگرام میں

ربوہ آنے کا پروگرام

بھی رکھ لیا۔ چنانچہ وہ یہاں آیا اور حضور رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس دیباچۂ قرآن کے متعلق اس نے اپنے زاویۂ نگاہ سے باتیں کیں اور ایک قسم کا شکوہ کیا کہ آپ نے اس میں عیسائیت کے خلاف بڑا سخت مضمون لکھا ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عیسائیت حملہ آور ہے اور ہم نے اس کے مقابلہ میں کوئی سختی نہیں کی۔ پھر اس میں کوئی غلط بات نہیں ہے۔

بہرحال اس دیباچۂ قرآن نے اس قسم کا اثر دنیا میں پیدا کیا۔

ازہر یونیورسٹی

(جامعہ ازہر) کا ایک رسالہ ہے۔ چند سال ہوئے اس میں اس دیباچہ کے متعلق ایک بڑا تفصیلی اور تنقیدی نوٹ شائع ہوا۔ مضمون نگار نے اس مضمون کے شروع میں لکھا کہ مَیں نے جماعتِ احمدیہ کا شائع کردہ جرمن ترجمہ قرآن بڑے غور سے دیکھا اور اس خیال سے دیکھا کہ معلوم کروں کہ آیا یہ جماعت غیر ممالک میں وہ چیزیں پیش کر رہی ہے جو اختلافی ہیں اور ہم اُن سے اُن باتوں میں اتفاق نہیں رکھتے یا اسلام کے بنیادی اصول اور بنیادی صداقتیں پیش کر رہی ہے۔ اور مَیں نے اسے بڑی تنقیدی نگاہ سے دیکھا ہے۔

اس کے بعد اس نے

"دیباچہ" پر بڑا لمبا اور مفصّل نوٹ دیا

جو سب اس کی تائید میں تھا۔ لیکن آخر میں اس نے لکھا کہ اس دیباچے کے آخر میں جو نوٹ ہے (جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ہے۔ اور اس میں آپ کی صداقت کو بیان کیا گیا ہے) اگر یہ نوٹ اس میں سے نکال دیا جائے تو دنیا کے لئے یہ بہت ہی مفید کتاب ثابت ہو سکتی ہے۔

خیر، وہ تو اس بچارے کو پتہ نہیں کہ جس سرچشمہ سے سب کچھ لیا گیا ہے اسکو نکالا جا ہی نہیں سکتا۔ یہ ناممکن بات ہے

بہرحال یہ اس کا تأثر ہے۔

پس اس (دیباچہ) نے عیسائی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا حالانکہ یہ ایک چھوٹی سی تالیف ہے۔ بمقابلہ دیگر کتب یا تفاسیر کے۔ پس

علوم باطنی کی فراوانی اور کثرت

جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی وہ آپ کے حُسن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نظیر ہونے پر ایسی قوی شہادت ہے کہ جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا خواہ وہ کتنا ہی متعصب کیوں نہ ہو سوائے اس کے کہ وہ دل سے ایک چیز کو مانے اور زبان پر اسے لانے کے لئے تیار نہ ہو لیکن دل ہر ایک کا مانے گا کہ حسنِ باطنی یعنے علوم باطنی دنیوی ہوں یا دینی، ان میں اللہ تعالیٰ کا بے شمار فضل آپ پر نازل ہوا ہے۔

حسن باطنی جو ہے

وہ اخلاقِ فاضلہ سے ظاہر ہوتا ہے یعنی وہ تمام اخلاق اور صفات جن کا بیان قرآن کریم میں پایا جاتا ہے یا جو اللہ تعالیٰ کی صفات کے نام سے موسوم ہو کر امتِ مسلمہ کے سامنے رکھی گئی ہے ان اخلاق میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ایک بڑا بلند اور ارفع مقام عطا کیا ہے۔ جن لوگوں کو ذاتی طور پر آپ سے واسطہ پڑا ان میں سے ہر ایک اس بات کا شاہد ہو گا کہ ان کی تعداد ہزاروں اور لاکھوں تک پہنچی ہوئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

حسن کی ایک بڑی عجیب تعریف

کی ہے اور یہی صحیح تعریف اور اسلامی تعریف ہے۔ اور وہ یہ کہ جب اخلاقِ حسنہ عملی میدان میں ظاہر ہوں تو وہی حسن، احسان بن جاتا ہے یعنی جب تک وہ اس ذات کے اندر رہیں وہ حسن کی شکل میں ہوتے ہیں اور جب وہ دوسروں پر اثر انداز ہونے لگیں۔ اور ظاہر ہونے لگ جائیں اور لوگ ان سے اپنی اپنی استعداد کے مطابق فائدہ حاصل کرنے لگ جائیں تو وہی حسن دنیا پر احسان کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔

اس سلسلہ میں بھی جس احسان کی اللہ تعالیٰ نے حضور رضی اللہ عنہ کو توفیق دی۔ جماعت پر، نہ صرف جماعت پر بلکہ ان لوگوں پر بھی جنہوں نے ساری عمر نہایت غلط طریق سے آپ کی شدید مخالفت کی۔ اس کی نظیر نہیں ملتی۔

مثالیں میں اس لئے نہیں دے سکتا کہ حضور رضی اللہ عنہ اپنی زندگی میں پسند نہیں فرماتے تھے کہ ان باتوں کو ظاہر کیا جائے۔ پس اپنے اور پرائے سارے اس احسان کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔

ایک بہت بڑے کشمیری لیڈر تھے

چند ہفتے کا عرصہ ہوا ان کی مجھ سے ملاقات ہوئی۔ باتوں باتوں میں ان کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ سیاست میں بڑی ناشکری بھی کرنی پڑتی ہے۔ میں نے سمجھا کہ ان کے دل پر حضرت مصلح موعود کے احسانوں کا اثر ہے جس کے نتیجہ میں بے اختیار ہو کر ان کے منہ سے یہ فقرہ نکلا ہے۔ وہ خود وضاحت نہ کرنا چاہتے تھے اور شاید کر بھی نہ سکتے تھے کیونکہ وہ جذباتی ہو چکے تھے لیکن

یہ ایک حقیقت ہے

کہ صرف انہوں نے ہی نہیں بلکہ غیروں نے بھی حضور رضی اللہ عنہ کے احسان کے شاندار مظاہروں کا مشاہدہ کیا ہے اور اس طرح عملاً یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو پورا فرمایا کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا۔ یعنی کوئی شخص اس دنیا کا، اس زمانہ کا حُسن میں بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا اور احسان میں بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔

یہ "فضلِ عمر فاؤنڈیشن"

جو حضور (رضی اللہ عنہ) کی یاد میں اور حضور کو ثواب پہنچانے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا مقصد بھی "وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا" ہونا چاہیئے۔ اور عمل بھی اسی کے مطابق ہونا چاہیئے کہ جس طرح دنیا نے اس حسن کی چمکار دیکھی اس چمک کو ہم اس فاؤنڈیشن کے ذریعہ دنیا میں قائم کر دیں اور ان علومِ ظاہری اور علوم باطنی کی اشاعت کی ایک حد تک ذمہ داری لیں کہ جن علوم ظاہری اور باطنی سے آپ کو پُر کیا گیا تھا اور اپنے عملی پروگرام اس قسم کے بنائیں کہ جن میں حضور رضی اللہ عنہ کے احسانوں کی یاد ہو اور وہ یاد تازہ رکھی جائے۔

اس وقت ہم "فضلِ عمر فاؤنڈیشن" کے ایک مختصر سے دفتر کی بنیاد رکھنے اور دعا کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ مجھے بارہا خیال آیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا ہے کہ ساری زمین میرے لئے مسجد بنائی گئی۔ اس میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ

ہر عمارت بناتے ہوئے

اس حقیقت کو سامنے رکھنا چاہیئے۔ لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ (اس آیۃ کی مفصل تفسیر تو میں بیان نہیں کروں گا کیونکہ زیادہ دیر ہو جائے گی) بہرحال

یہ دُعا کرنی چاہیئے

[redacted]

ہمارے عمل ایسے ہوں جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تقوٰے کے تمام اصولوں کو قائم کرنے والے اور تقوٰے کی تمام باریک راہوں پر چلانے والے ہوں اور کوئی ایسا فعل اور حرکت ہم سے سرزد نہ ہو کہ جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی اور تقوٰے کی راہوں سے بھٹکی ہوئی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے اور ہمیں حضور رضی اللہ عنہ کی صفات "حُسن و احسان" کو قیامت تک زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عمارت کی بنیادی اینٹ رکھی اور لمبی دعا فرمائی۔ اس طرح یہ تقریب مبارک اختتام پذیر ہوئی۔

درخواستِ دُعا

میری بچی عزیزہ امۃ القدوس کراچی سے مؤرخہ ۴ ستمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن روانہ ہو رہی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ واحبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و ناصر ہو اور اسے اپنی حفاظت و امان میں رکھے۔ آمین۔

(خاکسار صوبیدار محمود احمد قریشی

ابن قریشی شمس الدین صاحب بھاگلپوری

[redacted]

دفتر دوم کی انیس سالہ کتاب کے بارے میں غلط فہمیوں کا ازالہ

دفترِ دوم کی انیس سالہ کتاب کی تدوین کے سلسلے میں جماعتوں سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ متعلقہ افراد کی فہرست مرکز میں جلد از جلد بھجوائیں جس میں افراد کا کچھ تعارف بھی کروا دیا جائے مثلاً ابنِ فلاں یا دخترِ فلاں یا زوجہ فلاں اور عمر۔ اس کے نتیجے میں جو خطوط موصول ہو رہے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر عہدیدار مختلف غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں۔ بعض جماعتیں لکھ رہی ہیں کہ ہمارے پاس انیس سالہ چندہ کا ریکارڈ محفوظ نہیں۔ یہ بڑا طول طویل کام ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے اعلان ہٰذا کے ذریعہ پھر وضاحت کی جاتی ہے کہ جماعتوں سے انیس سالہ ریکارڈ کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا۔ صرف متعلقہ افراد کی فہرست کا مطالبہ ہے۔ البتہ جن جماعتوں میں چندوں کا ریکارڈ موجود ہے وہ چندوں کی خانہ پُری بھی کر دیں تو یہ ہم پہ مزید احسان ہو گا۔ تاہم وہ اس کام کے لئے مکلّف نہیں۔ سردست مرکز کو متعلقہ افراد کے صرف تعارف کی ضرورت ہے ان کا انیس سالہ ریکارڈ انشاء اللہ مرکز میں تیار ہو گا۔

اس سلسلہ میں جن جماعتوں سے مطلوبہ فہرستیں موصول ہو چکی ہیں۔ انشاء اللہ ان کے نام کسی آئندہ اشاعت میں بغرضِ دعا ہدیہ قارئین کئے جائیں گے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے؛

حضرت سیدہ امّ متین و حضرت سیدہ مہر آپا کا کوئٹہ میں ورود مسعود

متعدد ایمان افروز تقاریر اور اہم دینی مصروفیات

۶ راگست ۱۹۶۶ء کا دن کوئٹہ کی احمدی مستورات کے لئے نہایت بابرکت اور خوشی کا دن تھا جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دو حرم حضرت سیدہ ام متین صاحبہ و حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کوئٹہ کے بارہ روزہ دورہ پر تشریف لائیں۔ احمدی مستورات صبح سے ہی آپکے استقبال کے لئے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کوئٹہ کے کوٹھی پر جہاں پر آپ کے قیام کا بندوبست تھا جمع ہونی شروع ہو گئی تھیں ریلوے سٹیشن پر جماعت احمدیہ کے چیدہ افراد کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کی عہدیداران موجود تھیں مستورات نے نہایت خوشی۔ محبت اور عقیدت سے آپ کا استقبال کیا۔

مورخہ ۸ راگست بعد دوپہر پانچ بجے شام مرزا محمد صادق صاحب کے مکان پر لجنہ حلقہ اسلام آباد کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا جسکی صدارت حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے کی۔ آپ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی پردہ ایک ایسا موزوں اور مناسب مال پردہ ہے جس کی حدود کے اندر رہ کر انسان کبھی کسی آزمائش سے دوچار نہیں ہو سکتا بلکہ اسے اختیار کرکے ہر طرح محفوظ و مامون ہو جاتا ہے اسلامی نظام اخلاق کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ بدی کو اس کی بنیاد سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے اسلامی اور عیسائی تعلیمات کا موازنہ کرتے ہوئے مثالیں دے کر اسلامی تعلیم کی خوبی و برتری کو واضح فرمایا آپنے اسلامی پردہ کے جاری ہونے کے ابتدائی متعلقہ واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے سورہ نور کی آیات متعلقہ اسلامی پردہ کی نہایت لطیف تشریح بیان فرمائی۔ آپ نے ثابت فرمایا کہ اسلامی پردہ عورتوں کے جائز فطرتی حقوق کو ہرگز پامال نہیں کرتا بلکہ اسکی حفاظت کرتا ہے آخر میں آپ نے احمدی مستورات کو نصیحت فرمائی کہ وہ صحیح اسلامی پردہ پر عامل بن کر دوسروں کے لئے اسلامی تعلیم کا نمونہ بنیں۔ آپ کی تقریر کو تمام مستورات نے نہایت توجہ سے سنا آپ کی تقریر کے بعد دو بچیوں نے دونوں بزرگوں کی آمد پر ایک نظم پڑھکر سنائی اس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل سے ہمیں اسلام پر پیدا کیا زمانہ کے موعود کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ جماعت صحابہ کی مثیل ہے۔ اسلئے ہمیں اپنے اندر وہی کردار وہی اخلاق اور وہی روحانیت پیدا کرنی چاہیئے۔ جو قرآن کریم میں صحابہ کی بیان کی گئی ہے۔ پھر آپ نے سورہ نزعت کی پہلی چند آیات سے جماعت مومنین کی چھ خصوصی خوبیاں بیان فرمائیں اور احمدی مستورات پر زور دیا کہ وہ ان کو اپنے اندر پیدا کریں۔ آپ نے بہنوں کو قرآن مجید ناظرہ اور پھر باترجمہ پڑھنے کی طرف خاص توجہ دلائی نیز آپ نے ان بُرے اخلاق سے بھی بچنے کی تلقین فرمائی جو معاشرہ اور نظام کو کھوکھلا کر دینے کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتے ہیں مثلاً غیبت۔ بہتان طرازی بدظنی جھوٹ وغیرہ وغیرہ۔ نیز خلافت سے وابستگی۔ نظام جماعت سے وابستگی اور اطاعت امیر پر زور دیا۔ آپ کی تقریر جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ نہایت ذوق شوق سے سنی گئی۔ جس نے مستورات میں ایک نیا عزم اور جوش پیدا کر دیا۔ بعد میں آپ نے حلقہ اسلام آباد کی صدر لجنہ اماء اللہ و سیکرٹری کا انتخاب کر دیا اور دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر خوبی ختم ہوا

مورخہ ۹ راگست مسجد احمدیہ کوئٹہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی ۴ ۱/۲ ۵ بجے بعد نماز عصر حضرت سیدہ مہر آپا کی زیر صدارت شروع کی گئی۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے خطاب فرمایا۔ دونوں تقریریں اثر اور روحانیت سے لبریز تھیں اس جلسہ میں غیر احمدی مستورات بھی موجود تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم الشان لیکچر کو نافع الناس بنائے آمین۔ اس جلسہ میں قریباً ۵۰۰ سے اوپر خواتین . . . تشریف لائی ہوئی تھیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

مورخہ ۱۰ راگست کو ایک تربیتی جلسہ حلقہ گوالمنڈی میں بر مکان چوہدری عطا محمد صاحب منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی زیر صدارت ساڑھے پانچ بجے شام شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت سیدہ موصوفہ نے "ہماری ذمہ داریوں" کے موضوع پر مستورات سے خطاب فرمایا اپنی تقریر کے دوران آپ نے فرمایا کہ ہمارے ذمہ سارے دنیا میں اسلام کا عالمگیر نظام قائم کرنے کا فرض عائد کیا گیا ہے اسلئے اتنے عظیم الشان کام کے لئے ہمیں کمربستہ ہو جانا چاہیئے۔ باہمی اتحاد و اتفاق پیدا کرنا چاہیئے اپنا عملی نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ سادگی کفایت شعاری اور دینی جذبہ کو نشوونما دینا چاہیئے اور پھر اپنی اولادوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنی چاہیئے۔ قرآن کریم پڑھنا پڑھانا چاہیئے۔ کیونکہ اسی کے ذریعہ ہماری اور ساری دنیا کی نجات ہے۔ آپ کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ ہمارا کام وہی ہے جو صحابہ کا تھا اسلئے ہمارا فرض ہے کہ قرآن مجید سیکھیں اور سکھائیں اور دوسری طرف قرآن مجید پر عمل کرکے دنیا کے سامنے اپنا نمونہ پیش کریں۔

۱۱ ر ۱۲ راگست ۱۹۶۶ء کو دو گھروں میں ٹی پارٹی کا بندوبست کیا گیا جہاں بہت سی معزز غیر از جماعت مستورات کو مدعو کیا گیا نہایت دوستانہ ماحول میں بعض خواتین نے اپنے اعتراضات پیش کئے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے نہایت مشرح و مبسوط ان اعتراضات و سوالات کے عام فہم جوابات دئے۔ بات چیت کا یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا اور خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔

مورخہ ۱۳ راگست ۱۹۶۶ء کو "بزم نصرت" جو کہ کوئٹہ کی احمدی ڈاکٹرز و ٹیچرز وغیرہ کی ایسوسی ایشن ہے) کی ممبرات کی طرف سے ہر دو بزرگ ہستیوں کے اعزاز میں ایک عصرانہ کا بندوبست کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد سیکرٹری بزم نصرت نے ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے تمام ممبران بزم نصرت کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ آپنے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ کی شدید خواہش تھی کہ ہماری احمدی مستورات کو باقی عورتوں سے علم اور نیکی میں ممتاز ہونا چاہیئے اسلئے میں اپنی تعلیم یافتہ بہنوں سے کہتی ہوں کہ قوم و ملت کی خدمت کے علاوہ ان کو یہ کبھی نہ بھولنا چاہیئے کہ وہ مسلمان اور احمدی پہلے ہیں اور حقیقی اسلام کا صحیح نمونہ ان کو ہر آن اور ہر وقت پیش کرتے رہنا چاہیئے۔

مورخہ ۱۵ راگست کو ۹ بجے صبح حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے ناصرات الاحمدیہ کی ایک میٹنگ اپنی جائے رہائش پر بلائی جس میں آپ نے احمدی بچیوں کو نہایت قیمتی نصائح سے نوازا اور انہیں ناصرات الاحمدیہ کے مقرر کردہ امتحان کا کورس تفصیل سے سمجھایا اور انہیں خاص طور پر پردہ پر ہمیشہ قائم رہنے کی تلقین کی۔

اسی دن شام کو ساڑھے پانچ بجے شام لجنہ نے مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا۔ جس میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج اجلاس کا اصل مقصد جنرل صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ اور صدر لجنہ حلقہ مسجد احمدیہ کا انتخاب کرنا ہے آپ نے انتخاب کے سلسلہ میں احمدی مستورات پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کی وضاحت کرنے کے بعد جنرل صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ و صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد کا انتخاب کرایا

مورخہ ۱۶ راگست کو ۹ بجے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ جنرل صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تمام مرکزی خواتین کی ایک میٹنگ اپنے جائے قیام پر بلائی جس میں صدر موصوفہ خواتین کا انتخاب کروایا۔ اپنے دوران اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ لجنہ کوئٹہ میں تعلیم کا معیار بلند ہے

۱۶ راگست ساڑھے پانچ بجے شام آپ کی قیامگاہ حلقہ چھاؤنی کی تمام مستورات کو مدعو کیا گیا جس میں حضرت محترمہ نے حلقہ چھاؤنی الگ فرما کر صدر اور سیکرٹری کا انتخاب کروا دیا۔

مورخہ ۱۷ راگست ۱۹۶۶ء کو صبح ۹ بجے آپ نے لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کی سابقہ اور نئی منتخب شدہ مجلس عاملہ کا اجلاس بلایا۔ اس میں آپ نے صدر لجنہ کوئٹہ کے نام کا اعلان فرماتے ہوئے نئے سال کے تمام عہدیداروں کا انتخاب کروا دیا۔ اس دن بعد دوپہر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ و حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اپنے بارہ روزہ بابرکت قیام کے بعد بذریعہ ہوائی جہاز ربوہ کے لئے روانہ ہو گئیں۔ (مرتبہ کردہ مبارکہ قیوم)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹینڈر انکوائری نمبر ۶۴-۱/۲۸/۳۲۸/ ۶۵ اور ۶۶-۱/۵/۳/۱۸/۳ اور ۶۶-۱/۵/۱۱ جو بالترتیب برائے میگنیسائٹ برکس۔ کروم میگنیسائٹ برکس۔ سلیکا فائر برکس اینڈ سیمنٹ میگنا سائٹ وغیرہ جو بالترتیب ۱۹، ۲۰، ۲۱ ستمبر ۱۹۶۶ء کو نہایت ضروری طور پر واجب الوصول ہیں۔ تمام متوقع فراہم کنندگان کو ۲۷ راگست ۱۹۶۶ء کو جاری کر دی گئی ہیں۔

ایسے فراہم کنندگان جن کو یہ انکوائریز نہیں پہنچیں اور وہ متعلقہ سامان فراہم کر سکتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ چیف کنٹرولر آف پرچیز۔ پی۔ ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ۔ لاہور یا ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (اسپیکشن) پی ڈبلیو ریلوے۔ کراچی چھاؤنی کو فوری طور پر بلا قیمت باقاعدہ ٹنڈر انکوائری کے اجراء کے لئے اپنی اپنی درخواستیں دیدیں۔ یہ ٹنڈر بالترتیب ۱۹-۲۰-۲۱ ستمبر ۱۹۶۶ء کو ۸ ۱/۲ بجے صبح کھول لئے جائیں گے۔

چونکہ سٹورز کی فوری ضرورت ہے اس لئے کھلنے کی تاریخ میں توسیع نہیں کی جائے گی۔

یہ ٹنڈر انکوائریز ہمارے پہلے (۵۵ ایچ) ٹنڈر نمبر ۶۴-۱/۳۲۸/۳۲۸ جو ۲۸ جون ۱۹۶۵ء کو کھولا گیا تھا۔ اور نمبر ۶۵-۱/۵/۱۸/۳/۳ جو یکم نومبر ۱۹۶۵ء کو کھولا گیا تھا) کی جگہ لیتی ہیں۔

IMF(L)236

واقفِ زندگی طلبہ کا جامعہ احمدیہ میں داخلہ

مندرجہ ذیل واقفین زندگی مورخہ ۱۰ ستمبر کو صبح سات بجے دفتر وکالت دیوان میں حاضر ہو جائیں تا کہ ان کا انٹرویو ہونے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ کرنے کا فیصلہ کیا جاسکے۔ (بستر اور ضروری سامان ساتھ لائیں)

ایسے نوجوان جو زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور ان کی تعلیم میٹرک یا ایف اے بی اے ہے یا وہ اس سال امتحانات میں شریک ہوئے ہیں یا ان کی کمپارٹمنٹ آئی ہے اگر ان کے نام اس فہرست میں شامل نہیں تو وہ فوری طور پر وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

۱۔ رشید احمد صاحب راشد ابن مکرم شیر علی صاحب دارالیمن ربوہ
۲۔ اقبال الدین صاحب ابن مکرم جمعدار سراج الدین صاحب دارالیمن ربوہ
۳۔ منیر الحق صاحب شاہد ،، ،، مولوی ابوالمنیر صاحب نورالحق صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ
۴۔ مبشر احمد صاحب ،، ،، ماسٹر عطاء اللہ خان صاحب کوارٹر ہائی سکول ربوہ
۵۔ ضیاء اللہ صاحب ،، ،، عطاء اللہ خان صاحب کوارٹر ہائی سکول ربوہ
۶۔ منصور احمد خان صاحب ،، ،، مسعود احمد خان صاحب دارالصدر ربوہ
۷۔ عزیز احمد خان صاحب ،، ،، محمد امیر شاہ خان صاحب دارالصدر ربوہ
۸۔ محمد انور صاحب قریشی ،، ،، قریشی محمد اکمل صاحب گولبازار ربوہ
۹۔ محمد یوسف صاحب ،، ،، میاں محمد حسین صاحب گجراتی۔ دارالبرکات ربوہ
۱۰۔ ظفر احمد صاحب ،، ،، چوہدری شبیر احمد صاحب تحریک جدید ربوہ
۱۱۔ مفتی احمد صادق صاحب ،، ،، حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب دارالصدر ربوہ
۱۲۔ عبدالحق صاحب ،، ،، فرمان علی صاحب احمد نگر۔ متصل ربوہ۔ ضلع جھنگ
۱۳۔ مرزا محمود احمد صاحب ،، ،، مکرم مرزا عمر الدین صاحب۔ نارووال۔ ضلع سیالکوٹ
۱۴۔ محمود احمد صاحب ،، ،، پیر محمد صاحب مرحوم۔ کوٹ آغا خان ضلع سیالکوٹ
۱۵۔ محمد حیات صاحب نصرت ،، پوتا چوہدری عطا محمد کوٹ کرم بخش۔ ضلع سیالکوٹ
۱۶۔ محمد اسحاق احمد ،، ،، نذر حسین صاحب سکنہ جیسو کے ضلع سیالکوٹ
۱۷۔ غلام محی الدین صاحب ،، ،، علی اکبر صاحب ملیانوالہ۔ ضلع سیالکوٹ
۱۸۔ عبدالرحیم صاحب ،، ،، شیخ محمد طفیل صاحب۔ گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ
۱۹۔ محمد حلیم صاحب اقبال ،، ،، قریشی محمد سلیم صاحب۔ طارق آباد۔ لائلپور
۲۰۔ سرفراز احمد صاحب ،، ،، چوہدری نور احمد صاحب مرحوم چک ۶۱ ج ب ضلع لائلپور
۲۱۔ عبدالرشید صاحب ،، ،، عبداللطیف صاحب زرگر چک ۷۱ ج ب بیریانوالہ ضلع لائلپور
۲۲۔ فضل کریم صاحب ،، ،، میاں احمد علی صاحب چک ۶۹ R-B گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور
۲۳۔ حامد کریم صاحب ،، ،، فضل کریم صاحب۔ کریم میڈیکل ہال۔ لائلپور
۲۴۔ شبیر نہال صاحب جوئیہ ،، ،، مہر خان صاحب جوئیہ۔ روڈہ ضلع سرگودھا
۲۵۔ عبدالستار خان صاحب ،، ،، حافظ عبدالکریم خان صاحب۔ خوشاب۔ ضلع سرگودھا
۲۶۔ ملک حمید احمد صاحب ،، ،، مکرم ملک برکت علی صاحب۔ حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ
۲۷۔ محمد بشیر صاحب ،، ،، عمر الدین صاحب سکنہ رکن پور۔ ضلع گوجرانوالہ
۲۸۔ چوہدری افضال احمد صاحب ،، ،، چوہدری محمد شریف صاحب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ
۲۹۔ چوہدری محمد اکرم صاحب ،، ،، حبیب اللہ صاحب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ
۳۰۔ ابجیب اللہ صاحب ،، ،، مسیح اللہ صاحب۔ مسجد احمدیہ گولیمار کراچی ۱۸
۳۱۔ شیخ ظہیر احمد صاحب ،، ،، شیخ نذیر احمد صاحب۔ ڈرگ کالونی کراچی ۲۵
۳۲۔ رشید احمد صاحب ،، ،، منظور احمد صاحب انوار شیرال انڈسٹریز لمیٹڈ لاہور
۳۳۔ نور احمد صاحب مرتضیٰ ،، ،، سردار محمد ابراہیم صاحب ڈوگر۔ ساکن کماس ضلع لاہور
۳۴۔ عبدالباسط صاحب ،، ،، میاں عبدالرشید صاحب ۲۰ وحدت کالونی۔ لاہور
۳۵۔ بشیر الدین صاحب گل ،، ،، چوہدری جلال دین صاحب گل۔ ہڈیارہ۔ ضلع لاہور
۳۶۔ محمد یونس صاحب ،، ،، محمد صدیق صاحب کوٹ رحمت خان۔ ضلع شیخوپورہ
۳۷۔ اللہ دتہ صاحب ،، ،، بشیر محمد صاحب کھوکھر۔ سیروالہ ضلع شیخوپورہ
۳۸۔ محمد اکرم خان صاحب ،، ،، مہمان صاحب۔ احاطہ میاں رلدو۔ ملتان۔ سٹی
۳۹۔ بشیر احمد صاحب طاہر ،، ،، غلام سرور صاحب۔ جودھپور ضلع ملتان
۴۰۔ شیخ نسیم عباس صاحب ،، ،، شیخ مشتاق احمد صاحب۔ دنیا پور ضلع ملتان۔
۴۱۔ محمد عثمان صاحب ،، ،، چوہدری نور دین صاحب چک ۱۱/۲۲۶ ضلع ملتان
۴۲۔ مقصود احمد صاحب ابن مکرم سید مسعود احمد صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر۔ کوئٹہ
۴۳۔ علیم الدین صاحب ،، ،، چراغ دین صاحب ریٹائرڈ ٹیچر۔ عارف والا ضلع منٹگمری
۴۴۔ سجاد احمد صاحب ،، ،، شیخ عبدالعزیز صاحب۔ عزیز کلاتھ ہاؤس۔ گجرات شہر
۴۵۔ انعام الحق صاحب کوثر ،، ،، شیخ فضل حق صاحب۔ شیخ فضل اینڈ سنز بستی بلوچاں
۴۶۔ محمد ذکریا صاحب ،، ،، محمد عیسیٰ جان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ
۴۷۔ مقصود احمد صاحب ،، ،، داؤد احمد صاحب سیٹھی۔ سیٹھی ہاؤس سٹیشن محلہ جہلم
۴۸۔ مرزا ناصر احمد صاحب ،، ،، مرزا احمد دین صاحب۔ باغ محلہ۔ جہلم شہر
۴۹۔ محمد اسلم صاحب ،، ،، محمد شفیع صاحب حجام ساکن مبارک آباد۔ ضلع حیدرآباد
۵۰۔ منیر احمد صاحب ،، ،، چوہدری محمد حیات صاحب۔ دوکاندار بشیر آباد ضلع حیدرآباد
۵۱۔ مسعود احمد صاحب طاہر ،، ،، مستری عبدالرحمٰن صاحب بشیر آباد۔ ضلع حیدرآباد
۵۲۔ منور احمد صاحب خالد ،، ،، کوٹ احمدیاں۔ ضلع حیدرآباد
۵۳۔ عنایت الدین صاحب ،، ،، احمد شفیع صاحب قریشی۔ ایجنٹ ہاسپٹل گمی۔ میانوالی شہر
۵۴۔ فواد الحق صاحب ،، ،، معرفت ماسٹر نور الحق صاحب۔ چارسدہ ضلع پشاور
۵۵۔ ضیاء الدین صاحب ،، ،، چوہدری غلام احمد صاحب چک ۱۶۸ مراد ضلع بہاولپور
۵۶۔ حمید احمد صاحب ظفر ،، ،، چوہدری شاہ محمد صاحب۔ گوٹھ جالپور۔ ضلع نوابشاہ
۵۷۔ انور محمود صاحب شمس ،، ،، گورنمنٹ پالی ٹیکنیک ہوسٹل خیرپور ٹیکسٹائل ملز
۵۸۔ بشارت احمد صاحب ،، ،، چوہدری عبدالحی صاحب چیمہ اسسٹنٹ ناصر آباد۔ میرپور خاص
۵۹۔ عبدالرشید صاحب بھٹی ،، ،، عبدالعزیز صاحب بھٹی۔ نئی مہاجر کالونی۔ حمید پورہ ،،

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ گورنمنٹ پالی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ ملتان

امیدواران برائے داخلہ انسٹی ٹیوٹ مندرجہ بالا کو مطلع کیا جاتا ہے کہ چونکہ درخواست داخلہ کے ہمراہ ذیل کے سرٹیفکیٹ شامل کرنے ضروری ہیں لہٰذا درخواست وصولی کی تاریخ بجائے ۶۶/۹/۱۵، ۶۶/۹/۲۹ مقرر کی جاتی ہے۔

۱۔ نمبر حاصل کردہ مضمون وار کا سرٹیفکیٹ جاری کردہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن۔ ۲۔ ڈومی سائل سرٹیفکیٹ (پ۔ ٹ ۶۶/۸/۲۷)

۲۔ گورنمنٹ پالی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ پشاور

اسی انسٹی ٹیوٹ میں درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۶۶/۹/۵ کر دی گئی ہے میٹرک کے مضمون وار نمبروں کا سرٹیفکیٹ شامل درخواست کرنا ضروری ہے۔ (پ۔ ٹ ۶۶/۸/۲۸)

۳۔ سندھ یونیورسٹی انجینئرنگ کالج جامشورو

مجوزہ فارم پر درخواستیں برائے داخلہ سول۔ مکینیکل الیکٹریکل انجینئرنگ بنام پرنسپل صاحب ۶۶/۹/۱۴ تک فارم داخلہ اور پراسپکٹس کالج کے دفتر سے۔ مقامی طور پر ایک روپیہ نقد ڈاک کے ذریعہ ڈاک ایک لفافہ پر اپنا پتہ لکھ کر ۲۵ پیسے کے ٹکٹ لگا کر فارم و پراسپکٹس کی قیمت ۱/- نقد یا بذریعہ منی آرڈر (پ۔ ٹ ۶۶/۸/۲۸)

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ بندہ دو تین سال سے ذیابیطس میں مبتلا ہے۔ (منیر علی نقوی لاہور)

۲۔ میرا لڑکا محمد لطیف عمر ۳۵ سال عرصہ چار سال سے بعارضہ ٹی بی بیمار ہے اور بے حد کمزور ہو گیا ہے۔ (محمد صدیق احمدی جلال پور جٹاں)

۳۔ میری اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار ہے مگر چند روز سے حالت بہت تشویشناک ہے (منظور الحق ملک داد سینٹ ورکس واہ)

۴۔ خاکسار کی اہلیہ کو سانپ نے ڈس لیا تھا اب وہ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ (عبدالمجید کارکن نظارت بیت المال ربوہ)

۵۔ ایک دعوے دیوانی بندہ پر دائر ہے (حکیم صوفی دین محمد احمدیہ دارالشفا چوک تغانہ گوجرانوالہ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرماویں

گمشدہ پین

میرا ایک نیلے رنگ کا پین مورخہ ۲۷ اگست کی شام کو دارالصدر کی کسی سڑک پر کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو ازراہ کرم مجھے پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار خورشید احمد
اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں یہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۱۸۳۸۲

میں جنت بی بی بیوہ شیخ محمد یعقوب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ مئی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل:۔

بالیاں طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی یک صد بیس روپیہ نقد مبلغ ۳۹۰ روپے کل مبلغ ۵۱۰/- روپے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ مجھے لڑکوں کی طرف سے مبلغ ۲۰/- روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ تازیست خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کراتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

الامۃ:۔ جنت بی بی

گواہ شد:۔ شیخ نذیر احمد کلاتھ مرچنٹ صدر بازار اوکاڑہ۔ پسر موصیہ۔

گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد اقبال قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک وپالپور۔ اوکاڑہ۔

مسل نمبر ۱۸۳۸۳

میں ملک خالد احمد خالد ولد ملک عبد الغنی صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ صرف میرے پاس ۴۵۰۰/- روپے نقد موجود ہیں جو کہ میرے والد صاحب مرحوم کی جائداد کے فروخت ہونے پر مجھے میرا حصہ شرعی ملا ہے۔ میں اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور اپنی زندگی میں ہی حصہ وصیت ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری موت پر میری جو بھی جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ ۸۰ روپے ہے میں اپنی اس ماہوار آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ آمد کا اگر کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت جو کہ میری زندگی کی آخری وصیت ہے ہر حالت میں قائم رہے گی۔ اور تاریخ تحریر ۶۶/۵/۲ سے نافذ ہوگی

العبد۔ ملک خالد احمد خالد ولد ملک عبد الغنی مرحوم مکان نمبر ۱۷ گلی نمبر ۱۵ گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد۔ غلام رسول صدر جماعت احمدیہ مغلپورہ لاہور

گواہ شد۔ ملک منور احمد جاوید وصیت ۱۵۵۷۰

سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور

مسل نمبر ۱۸۳۸۴

میں جمیل احمد جاوید ولد قاضی شریف احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چاہ بوہڑ والا ڈاک خانہ ملتان ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۹۰/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ جمیل احمد جاوید بقلم خود مکان نمبر ۳۲ محلہ چاہ بوہڑ والا ملتان چھاؤنی۔

گواہ شد:۔ محمد انور ہاشمی۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان سینیٹری انسپکٹر کنٹونمنٹ بورڈ ملتان چھاؤنی۔

گواہ شد:۔ عبد الرؤف سیکرٹری وصایا ضلع ملتان

مسل نمبر ۱۸۳۸۵

میں محمد عبد اللہ ولد اللہ دتہ صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد اسٹیٹ ڈاک خانہ خاص ضلع حیدر آباد صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۵/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

۱۔ غیر منقولہ جائداد نو بیگھہ زمین واقع بشیر آباد سٹیٹ ہے جس میں ہم پانچ بھائی اور دو بہنیں حصہ دار ہیں یہ زمین ابھی قابل تقسیم ہے تقسیم کے بعد جو زمین میرے حصہ میں آئے گی اس کی اطلاع دے دوں گا۔

۲۔ بھینس راس ایک مالیتی ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ایک سو پچاسی روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت آج سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد عبد اللہ خان۔

گواہ شد:۔ محمد صادق موصی ۱۰۸۲۹۔ اکاؤنٹنٹ بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد

گواہ شد۔ اللہ رکھا موصی ۱۴۱۷۷۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ ضلع حیدر آباد۔

مسل نمبر ۱۸۳۸۶

میں ریشم بی بی بیوہ گل محمد صاحب چوہدری مرحوم قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت ۲۰ء ساکن چہور چک نمبر ۱۱۷ ڈاک خانہ خاص براستہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۱۰/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے

۱۔ مہر مبلغ ۳۲ روپے جو میں نے اپنے خاوند مرحوم سے وصول کر لیا ہوا ہے

۲۔ ایک بھینس قیمتی ۴۰۰/- روپیہ۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائداد۔ زیور۔ نقد روپیہ زمین وغیرہ نہیں ہے۔

میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان کرتی ہوں۔ میری اگر کبھی آمد کوئی ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ فی الحال میری کوئی ماہوار یا سالانہ آمد نہیں ہے۔ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی

العبد:۔ نشان انگوٹھا ریشم بی بی بیوہ چوہدری گل محمد مرحوم چہور چک ۱۱۷ ڈاک خانہ خاص براستہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:۔ چوہدری عطاء اللہ ولد گل محمد مرحوم چک ۱۱۷ چہور۔

گواہ شد:۔ چوہدری غلام زعیم مجلس انصار اللہ چہور چک ۱۱۷

روزنامہ الفضل ربوہ

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(مینجر)

دلفریب زیورات کا واحد مرکز

فرحت علی جیولرز دہلی والے لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ قرآن کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائے

حتیٰ کہ یہ پیغام ساری دنیا تک پہنچ جائے اور دنیا ایک مرکزی نقطہ پر جمع ہو جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الاخلاص کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ سورۂ لہب کی تفسیر میں بتایا جا چکا ہے۔ سورۂ لہب پر قرآن کریم کا مضمون ختم ہے گویا سورۃ لہب آخری سورۃ ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر شخص نہ قرآن کریم کے وسیع مطالب کو سمجھ سکتا ہے اور نہ ان پر پورا عبور حاصل کر سکتا ہے اور نہ اس کو ذہن میں رکھ سکتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے بندوں کے فائدہ کے لئے یہ طریق اختیار کیا کہ آخر میں سورہ لہب کے بعد تین سورتوں میں سارے قرآن کریم کا خلاصہ بیان کر دیا۔ جیسے ایک قابل مصنف کتاب کو شروع کرنے سے قبل ان مضامین کو اختصاراً بیان کر دیتا ہے جو اس کتاب میں بیان کئے جانے ہیں اور کتاب کے آخر میں پھر اپنے مضامین کا خلاصہ بیان کر دیتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح قرآن کریم کے ابتداء میں سورۃ فاتحہ کو رکھا گیا ہے اور اس میں اختصاراً ان مضامین کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔ جو قرآن کریم میں بیان کئے جانے تھے۔ پھر آخر میں سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس میں سارے قرآن مجید کا خلاصہ بیان کر دیا۔ گویا ایک رنگ میں سورۃ الاخلاص بھی فی ذاتہٖ قرآن کریم کا مکمل خلاصہ ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کے مضامین کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ ان مضامین کا نقطۂ مرکزی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو ثابت کیا جائے اور اس کی صفات اور شان کو بیان کیا جائے۔ چنانچہ سورۃ اخلاص میں اختصار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی توحید کامل اور اس کی صفات اور شان کو بیان کر دیا گیا ہے۔ گویا ان معنوں میں سورۃ الاخلاص بھی قرآن کریم کا خلاصہ ہے۔ لیکن آخری تین سورتوں میں بیان ہونے والے مضمون کو من حیث المجموع دیکھا جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ تینوں سورتیں سورۃ فاتحہ ہی ہیں گویا جس طرح سورۃ فاتحہ سے قرآن کریم کو شروع کیا گیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اسے ختم بھی سورۃ فاتحہ پر کیا ہے اور اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ہم نے خود قرآن کریم کا خلاصہ کر دیا ہے اب ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس خلاصہ کو یاد رکھے، اپنی نسلوں کو اس کی وصیت کرے اور دنیا میں اس کا اعلان کرتا رہے۔ یہاں تک کہ دنیا ایک مرکزی نقطہ پر جمع ہو جائے اور اس مقصد کی طرف توجہ مبذول کرانے کے لئے "قُلْ" کا لفظ آخری تینوں سورتوں سے پہلے رکھ دیا جس کے معنے یہ ہیں کہ یہ پیغام ہمارا آگے دوسرے لوگوں تک پہنچا دو۔ جب دوسروں تک یہ پیغام پہنچے گا تو چونکہ وہ بھی "قُلْ" کا لفظ پڑھیں گے جس کے معنے ہیں کہو۔ بیان کرو۔ ان پر بھی فرض ہو جائے گا کہ وہ اس کلام کو آگے دوسروں تک پہنچائیں۔ یہ ویسا ہی ہے جیسے آج کل لوگ خطوں میں لکھتے ہیں کہ جسے وہ پہنچے وہ آگے دس لوگوں تک وہی مضمون پہنچا دے گویا قرآن کریم اور اسلام کی تعلیم کا خلاصہ ان آخری تین سورتوں میں بیان فرمایا اور واضح کر دیا کہ اے انسان جب کہ تو سارا قرآن پڑھ چکا ہے اب ہم تمہیں یہ بتاتے ہیں کہ یہ ساری دنیا کے لئے ہے۔ اور اسے لوگوں تک پہنچانا ہے۔ مگر چونکہ یہ ممکن نہیں کہ ہر انسان اس کے تمام مطالب پر حاوی ہو سکے۔ اور نہ ہر شخص حافظ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہم تمہاری آسانی کے لئے اس کا خلاصہ بیان کر دیتے ہیں مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ "قُلْ" یعنی تم اس مفہوم کو آگے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کرو۔ اور تم سے سننے والے کچھ لوگوں کے سامنے بیان کریں اور وہ کچھ اور لوگوں کے سامنے یہاں تک کہ اسی طرح ہوتے ہوتے یہ مفہوم سب دنیا تک پہنچ جائے گویا لفظ "قُلْ" کے ذریعہ ہر مسلمان اس بات کا پابند ہو جاتا ہے کہ وہ اس مضمون کو دوسروں تک پہنچائے یہ نہیں کہ عمر بھر میں ایک دفعہ اس پر عمل کر دیا بلکہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے جملہ کی بندش بتاتی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ جب کسی کو ملے جس مجلس میں جائے اور جس مقام پر جائے وہاں پر اس کا اعلان اس کے مدنظر ہو۔ اور پھر جو اس اعلان کو سنیں وہ آگے۔ دوسروں تک پہنچائیں۔ حتیٰ کہ یہ مضمون ساری دنیا تک پہنچ جائے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۶ جزو ۴ حصہ ۴ صفحہ ۱۴۳-۱۴۴)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

○ راولپنڈی یکم ستمبر۔ توقع ہے کہ پاکستان کا ایک پانچ رکنی وفد عنقریب روس کا دورہ کرے گا۔ یہ وفد جس کی قیادت منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد کریں گے۔ تقریباً دس کروڑ ڈالر کے ایک نئے روسی قرضے کے متعلق بات چیت کرے گا۔ وفد کی روانگی کی قطعی تاریخ اور ارکان کے ناموں کا جلد ہی اعلان کر دیا جائے گا۔

○۔ سیگون۔ یکم ستمبر۔ شمالی ویت نام میں کل ایک امریکی طیارہ مار گرایا گیا۔ امریکی طیارے ہائی پھونگ کی بندرگاہ کے شمال مشرقی علاقے پر بم برسانے آئے تھے۔ لیکن حملے کے بغیر ہی واپس لوٹ گئے۔ ان میں سے ایک طیارہ کو مار گرایا گیا۔

○ پشاور۔ یکم ستمبر۔ افغانستان کا دورہ کرنے والے ثقافتی وفد کے ارکان سے پتہ چلا ہے کہ شاہ افغانستان شاہ ظاہر شاہ، آئندہ موسم سرما میں پاکستان آئیں گے۔

○ کلکتہ یکم ستمبر۔ ہندوستان کے صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن نے کل یہاں لکھنؤ یونیورسٹی کی ۶۰ سالہ تقریبات کا افتتاح کرتے ہوئے ہندوستانی عوام کو متنبہ کیا کہ اگر انہوں نے فرقہ پرستی اور تشدد آمیز سرگرمیاں ترک نہ کیں تو ملک تباہ ہو جائے گا۔

انہوں نے بتایا کہ ملک میں فرقہ وارانہ فسادات مظاہرے اور ہنگامے روزمرہ کا معمول بن گئے ہیں۔ عوام نے اہنسا کے اصولوں کو تیاگ کر تشدد اور فرقہ پرستی کو اپنا لیا ہے اور معاملات کو طے کرنے کے لئے انتہا پسندی سے کام لیا جا رہا ہے

○ کراچی یکم ستمبر۔ پاکستان کا ایک خاص طیارہ مشرقی ترکی کے زلزلہ زدگان کے لئے امداد کی پہلی کھیپ لے کر کل انقرہ پہنچ گیا۔ اس طیارے میں دو ہزار کمبل دو سو خیمے اور ایک لاکھ روپے کی مالیت کی ادویات بھیجی گئی ہیں۔

○۔ نوم پنہ یکم ستمبر۔ کل یہاں شمالی ویت نام کے نمائندہ مسٹر نگوین تھان نے قطعی غیر متوقع طور پر صدر ڈیگال سے کوئی آدھ گھنٹہ تک ملاقات کی اور انہیں ویت نام کا مسئلہ طے کرنے کے متعلق صدر ہوچی منہ کا ایک پیغام پہنچایا یہ ملاقات کسی اعلان کے بغیر ہوئی تھی ویت نام کی صورت حال کے خراب ہونے کے بعد شمالی ویت نام اور فرانس کے درمیان پہلی بار براہ راست رابطہ قائم ہوا ہے

بین الاقوامی سیاسی حلقوں میں صدر ڈیگال سے مسٹر نگوین تھان کی ملاقات کو بڑی اہمیت دی جا رہی ہے کیونکہ صدر جانسن یہ اعلان کر چکے ہیں کہ صدر ڈیگال ویت نام کا مسئلہ طے کرنے کے لئے جو اقدام کریں گے امریکہ اس کا خیر مقدم کرے گا۔ ان حلقوں کا خیال ہے کہ چونکہ امریکہ چاہتا ہے کہ ویت نام سے اس کی جان چھڑانے کے لئے کوئی باعزت راستہ نکل آئے اس لئے اس بات کا امکان ہے کہ شائد صدر ڈیگال کا مشن کامیاب ہو جائے فرانس کا ہمیشہ یہ موقف رہا ہے کہ ویت نام کا مسئلہ صرف اسی صورت میں طے ہو سکتا ہے کہ وہاں سے تمام غیر ملکی فوجیں نکل جائیں۔ اور مشرق بعید کے ان ممالک کی غیر جانبداری کو تسلیم کر لیا جائے۔

○۔ انکریج (الاسکا) یکم ستمبر۔ کل رات انکریج میں زلزلے کے دو شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ جن سے سارا شہر ہل گیا۔ انکریج سے سو میل دور کورڈووا میں بھی زلزلہ آیا یہ شہر مارچ ۱۹۶۴ء میں زلزلے سے تباہ ہو گیا تھا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴